اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نور الآفاق

یا الٰہی ہو نام تیرا نور نام احمد ہی نور آفاق **نور آفاق** یہ در شہوار نور افشاں ہی صبح صادق سے	ظلمت جہل کو اوڑا وے وہ نعت احمد سے ہو وہ رونق ہو جو ظلمت سے مہر پرانوار ہی ظلمت زمانہ اوس سے	**نور الآفاق**	اہل انصاف کا محک ہے شرع اسلام ہی ہو میزان شب ہو معرفہ نور سے بہر جو نفس کا دل ہو انوار	واقف اعتراض ونکات ہو ہوں خریدار اس کے جو ہو جوان بانی اعداء اسلام ہو کے ہوئے ہو حرف الحق

شش ماہہ	ہے	ڈیپٹاکری سے	اسکو مقبول خاص و عام ہے	شش ماہہ	نصف

نمبر ۲ مطبوعہ ۱۲ ستمبر ۱۸۷۳ء مطابق ۲۰ رجب ۱۲۹۰ھ ہجری قدسی روز شنبہ جلد ۱

اشتہار

مشتاقان حق پسند کو بشارت ہو کہ اخبار نور الآفاق جسکو ۳۰ اگست سنہ ۱۸۷۳ء سے بفضلہ تعالےٰ اجرا پایا ہر ماہ میں دو بار چار چار ورق پر چھپا کرے گا جن حضرات کو خریداری منظور ہو اپنی درخواست مع زر قیمت پیشگی بموجب نقشہ ذیل بصیغہ رجسٹری مرحمت فرماویں بعد پہونچنے درخواست کے اخبار روانہ کیا جاویگا اور رسید حسب رسید بدستخط مہتمم بھیجی جاویگی اور جو دیندار اہل اسلام جواب مقولات تہذیب الاخلاق تحریر فرما کر پاس مہتمم کے بھیجینگے حسب موقع درج اخبار کیے جاوینگے

قیمت پیشگی واسطے خریداران کانپور کے			قیمت پیشگی مع محصول ڈاک خریداران بیرونجات کیواسطے		
ماہوار	شش ماہی	سالانہ	ماہوار	شش ماہی	سالانہ
۔	۔	۔	۔	۔	۔

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنکل ہندوستان میں ایک فرقہ نیچریان پیدا ہوا ہے جس کے سبب سے جو وقت دنیا میں ہوا اور اخبار ہوا جو نہایت ہی ظاہر ہے کی عادت کے مانند پیغمبروں انبیا کی اہانت ہونی لگی تحریف کتب سنت ائمہ دین پر بغاوت ہونے لگی شعار اسلام رسوم کفر قرار دیکر گمراہی کے طریقے تحت اسلام سمجھانے لگے الحادی باتوں کے شائع کرنے کو ایک پرچہ اخبار بنا ایجاد کیا ہے اور مصداق **مصد** برعکس نام نہند زنگی کافور۔ **تہذیب الاخلاق** نام رکھا لیس حامیان اسلام کی طرف سے جواب شبہات کا ضرور ہوا اور رسالہ کا شائع ہونا مناسب اور حسب الارشاد پرچہ **نور الآفاق** **لدفع ظلمۃ اہل النفاق** اعانت اہل اسلام جاری کرنا واجب ہوا **سہ** چراغیکہ را ایزد برفروزد ۔ ہر آنکو تف زند ریشش بسوزد ۔ اس اخبار میں اول عبارات تہذیب متعلق الشبہات تحریر فرما کر مندرج ہونگے تاکہ ناظرین کو واضح ہو عبارت تہذیب الاخلاق کے جو متعلق اعتراضات کے ہیں حاجت خریداری یا تجسس پرچہ تہذیب الاخلاق کی نہ ہو

قطعۂ تاریخ

نور آفاق جو ہوا اب ۔ ۔
قاطع بیخ قوم الحاد ۔
ہے اسا نبذ حیم سنگا ۔
شدہ تاریخ بکلک **شاکر**

شد منور زحدیث و قرآن ۔ ۔
سیف مسلول قوی البرہان ۔
ساختہ طبع محمد عبد الرحمن ۔ ۔
مظہر جادۂ اسلام عیان ۔ ۔

نور الآفاق

تتمہ تحریر جناب مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر ضلع کانپور مشعر بر کشف حقیقت مضامین مکاتیب مظہر الحق و مولوی مہدی علی صاحب ڈپٹی کلکٹر مرزاپور

اور عمدہ نسفی میں مرقوم ہی ایمان المقلد صحیح لوجود التصدیق وان کان عاصیا فی ترک الاستدلال خلافا للمعتزلۃ یعنی ایمان مقلد کا صحیح ہی بسبب پائے جانے تصدیق کے اگرچہ ہو عاصی ترک استدلال میں بخلاف معتزلہ کے کہ اونکے نزدیک ایمان مقلد کا صحیح نہیں قونوی نے شرح عمدہ میں لکھا ہی المقلد ہو الذی اعتقد جمیع ارکان الاسلام بلا دلیل اختلفوا فی ایمانہ قیل انہ مومن مسلم مطیع وان کان عاصیا بترک النظر والاستدلال وحکمہ حکم فسقۃ الملۃ من جواز المغفرۃ والتعذیب بقدر ذنبہ ومآلہ الجنۃ لذا حکی عن ابی حنیفۃ والشافعی والثوری والاوزاعی واحمد بن حنبل واہل الظاہر من المتکلمین وسبوا الی انہ لابد لثبوت الایمان او لکونہ نافعا من دلیل یبنی علیہ اعتقادہ واختلف فی الدلیل عن الشیخ ماتریدی انہ لا یشترط بناء ہ علی استدلال العقل فی کل مسئلۃ بل اذا عرف انہ رسول اللہ بانہ اقام المعجزۃ ثم قبل القول منہ فی حدوث العالم وثبوت الصانع ووحدانیتہ کان کافیا وعلیہ کثیر من العلماء والمحدثین ونقل عن الشیخ الاشعری انہ لا یکون مومنا ما لم یعتقد کل مسئلۃ من مسائل الاصول عن دلیل عقلی غیر ان الشرط ان یعرف ذلک ولا یشترط تعبیرہ بلسانہ وان یکون قادرا علی دفع ایراد الخصم علیہ وعلیہ بعض المتکلمین قال عبد القاہر البغدادی ان لم یکن مومنا عندہ لکن لیس الکافر عندہ لوجود ما ینافی الکفر والشرک وہو التصدیق الا انہ عاص بترک النظر ان شاء عذبہ وان شاء رحمہ ثم لا فرق بین حصول الایمان بین المستدل بالعالم علی صانعہ والمستدل بالمعجزات علی الصانع فی النبوات کذا ذکرہ

الائمۃ واما المعتزلۃ فقال جمہورہم انہ لیس بمومن وقال ابو ہاشم منہم انہ کافر مقلد ایمان میں وہ ہی جسنے اعتقاد کیا جمیع ارکان اسلام کا دون دلیل کے مختلف ہوئے ہیں علما ایمان مقلد میں کہا گیا ہی کہ مقلد مومن مسلم مطیع ہی اگرچہ ہے عاصی بسبب ترک نظر اور استدلال کے اور حکم مقلد کا جمیع ارکان اسلام میں حکم ملت اسلام کے فاسقوں کا ہی کہ مغفرت اوسکی جائز ہی اور تعذیب اوسکی بقدر گناہ کے ہوگی اور مآل اوسکا مآل اوسکا طرف جنت کے ہوگا ایسا ہی نقول ہی ابی حنیفہ اور شافعی اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور احمد بن حنبل اور متکلمین ظاہریہ سے اور جمہور متکلمین کا مذہب ہے کہ ضرور ہی ثبوت ایمان اور اوسکے نافع ہونے کے لیے کوئی دلیل جسپر مبنی ہو اعتقاد مومن کا اور اختلاف دلیل میں شیخ ابو منصور ماتریدی سے منقول ہے کہ نہیں شرط ہی مبنی ہونا اعتقاد کا استدلال عقل پر ہر مسئلہ میں بلکہ جب پہچان لیا ہو مخبر کو کہ وہ رسول ہی بایں طرح کہ قایم کیا اوسنے معجزہ کو پھر قبول کیا ہو اوسکے قول کو بیچ حدوث عالم اور ثبوت صانع اور وحدانیت صانع کی بدون اسکے کہ پہچانے حجت ہر ایک کی ساتھ دلیل عقلی کے کافی ہوگا یہ قبول کرنا اوسکا مسلمان ہونے کے لیے اور اسی پر ہیں بہت علما اور محدثین اور نقل کیا گیا ہی شیخ ابو الحسن اشعری سے کہ یہ شخص نہوگا مومن جب تک نہ اعتقاد کرے ہر مسئلہ کا مسائل اصول میں دلیل عقلی سے مگر شرط پہچاننا اسکا ہی اور نہیں شرط ہی تعبیر کرنا اور بیان کرنا اسکا اور قادر ہونا دفع ایراد خصم پر اور اسی پر ہیں بعضی متکلمین کہا عبد القاہر بغدادی نے اگر نہیں ہی مومن نزدیک اشعری کے نہیں ہے کافر نزدیک اوسکے بسبب پائے جانے اوس چیز کے جو ضد ہی کفر اور شرک کی اور وہ تصدیق ہی مگر وہ عاصی ہی ساتھ ترک نظر کے اگر چاہے عذاب کرے واگر چاہے درگذر کرے پھر نہیں فرق ہی درمیان حاصل ہونے ایمان کے مستدل سے ساتھ عالم کے اوسکے صانع پر نبوات میں ایسا ہی ذکر کیا ہی ائمہ نے اما حال معتزلہ کا یہ ہے کہ کہا جمہور معتزلہ نے کہ مقلد ایمان میں مومن نہیں ہی اور کہا ابو ہاشم نے معتزلہ میں سے کہ مقلد ایمان میں کافر ہی اور امام ابو حامد غزالی نے فیصل التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ میں لکھا ہی — ومن اشد الناس غلوا واسرافا طائفۃ من المتکلمین کفروا عوام المسلمین وزعموا ان من لا یعرف الکلام

معرفتنا ولم يعرفوا العقائد الشرعية بأدلتها التي حررناها فهو كافر فهؤلاء ضيقوا
رحمة الله الواسعة على عباده أولا وجعلوا الجنة وقفا على شرذمة يسيرة من المتكلمين
ثم جهلوا ما تواترت به السنة ثانيا إذ ظهر من عصر رسول الله صلعم وعصر الصحابة
حكمهم بإسلام طوائف من أجلاف العرب كانوا مشتغلين بعبادة الوثن ولم يشتغلوا
بتعلم الدلائل ولو اشتغلوا بها لم يفهموها ومن ظن أن مدرك الإيمان الكلام والأدلة المجردة
والتقسيمات المرتبة فقد أبعد بل الإيمان نور يقذفه الله تعالى في قلوب
عباده عطية وهدية من عنده تارة بتنبيه من الباطن لا يمكن التعبير عنه وتارة
بسبب رؤيا في المنام وتارة بمشاهدة حال رجل متدين وسراية نوره إليه
عند صحبته ومجالسته وتارة بقرينة حال

یعنے سخت تر آدمیوں کا حد سے درگذرنے اور راہ راست سے بہکے دیکھنے میں ایک گروہ ہی متکلمین میں سے جنہے تکفیر کی ہے عام مسلمانوں کی اور کہا ہے کہ جو نہیں جانتا ہے کلام کو مانند جاننے ہمارے کے اور نہیں پہچانتا ہے عقاید شرعیہ کو ساتھ دلیلوں کے جو تحریر کین ہیں ہم نے پس وہ کافر ہے پس اس گروہ متکلمین نے تنگ کر دیا ہے اللہ کی رحمت وسیع کو جو اوسکے بندوں پر ہے پہلے اور ارادہ کیا جنت کو وقف تھوڑے سے آدمیوں پر متکلمین میں سے پھر نجانا اوسکو جو متواتر سنت ثابت ہے دوسرے اسلئے کہ ظاہر ہو چکا ہے عصر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور عصر صحابہ سے حکم کرنا اونکا ساتھ مسلمان ہونے گروہوں اجڈوں گنواروں عرب کے کہ تھے مشغول ساتھ بت پرستی کے اور نہ مشغول ہوتے ساتھ سیکھنے دلائل کے اور مشغول ہوتے ساتھ دلائل کے نہ سمجھتے دلایل کو اور جسنے گمان کیا کہ پانا ایمان کا ساتھ خالی دلیلوں اور تقسیمات ترتیب دی ہوئی سے ہے پس تحقیق دور پڑا وہ حق سے بلکہ نہیں ہے پانا ایمان کا اسطرح بلکہ ایمان ایک نور ہے کہ ڈالتا ہے اوسکو اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے دلوں میں بطور عطیہ اور ہدیہ کے اپنی طرف سے کبھی ساتھ تنبیہ کے باطن سے جسکا بیان ہو سکتا اور کبھی بسبب دیکھنے کے خواب میں اور کبھی ساتھ مشاہدہ مرد متدین کے اور سرایت کرنے اوسکے نور کے اوسکی طرف وقت صحبت اور اوسکی ہمنشینی کے اور کبھی ساتھ قرینہ حال کے — اور بھی امام غزالی نے اسی کتاب

فيصل التفرقة بين أهل الإسلام والزندقة من الإمام ... والحق الصريح أن كل
من اعتقد ما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم واشتمل عليه القرآن اعتقادا
جزما فهو مؤمن وإن لم يعرف أدلته بل الإيمان المستفاد من الدليل الكلامي
ضعيف جدا مشرف على التزلزل بكل شبهة بل الإيمان الراسخ إيمان العوام
الحاصل في قلوبهم في الصبى بتواتر السماع أو الحاصل بعد البلوغ بقرائن الأحوال
التي لا يمكن التعبير عنها وتمامه وتأكده بملازمة العبادة والذكر فإن من تمادى في العبادة
إلى حقيقة التقوى وتطهير الباطن عن كدورات الدنيا وملازمة ذكر الله تعالى
دائما تجلت له أنوار معرفة الله تعالى وصارت الأمور التي كان أخذها
تقليدا عنده كالمعاينة والمشاهدة وذلك حقيقة المعرفة التي لا تحصل
إلا بعد انحلال عقدة الاعتقادات وانشراح الصدر بنور الله تعالى
فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام فهو على نور من ربه

یعنی حق صریح یہ ہے کہ جس کسی نے اعتقاد رکھا اوسکا جو لائے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور مشتمل ہوا اوس پر قرآن باعتقاد جزمی سو وہ مومن ہے اگرچہ نجانا ہو اوسنے اسکی دلیلوں کو بلکہ ایمان مستفاد دلیل کلامی سے ضعیف ہے بہت سرکنے والا ہے اوپر تزلزل اسکے ساتھ ہر شبہہ کے بلکہ ایمان مضبوط اور پکا ایمان عوام کا ہے جو حاصل ہوا ہے اونکے دلوں میں لڑکپن میں ساتھ تواتر سماع کے یا حاصل ہوا ہے بعد بلوغ کے ساتھ قرائن احوال کے جنکا بیان ممکن نہیں اور پوری مضبوطی اوسکے ساتھ ملازمت عبادت اور ذکر کی ہے پس تحقیق جسکو پہنچا دیا عبادت نے طرف حقیقت تقوی کی اور پاک ہو جانے باطن کے کدورات دنیا سے اور ملازمت ذکر اللہ کی ہمیشہ ظاہر ہو گئی اوسکے لئے نور خدا کی معرفت کے اور ہو گئے وہ امور جسکو لیا تھا تقلیداً نزدیک اوسکے مانند معاینہ اور مشاہدہ کے اور یہ ہی حقیقت معرفت کی کہ نہیں حاصل ہوتی ہے مگر بعد کھل جانے گرہ اعتقادات کے اور کشادہ ہو جانے سینہ کے ساتھ نور اللہ تعالےٰ کے جسکو ارادہ کرتا ہے کہ ہدایت کرے اوسکو کھول دیتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر

تو گویے ہی اپنے پروردگار کی طرف سے ان اقوال سے جو مرقوم ہوئے چند امور مفہوم ہوتے اول اسلام میں تقلید اسکو کہتے ہیں مثلاً ایک شخص نے سنا لوگوں کو کہتے کہ اس مخلوق کے لیے ایک پروردگار خالق ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے وہی مستحق عبادت کا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں پھر اسپر اعتقاد کیا لیکن اس وجہ سے کہ قول ان لوگوں کا صحیح ہے یہ لوگ سچے ہیں غلطی اور کذب اور خطا اسنے بعید ہے نہ اس وجہ سے کہ یہ مخلوق مصنوع اور دلیل ہے — دوم فروعات مذہبی کو بہ تقلید معلوم کرنا اسلام تقلیدی نہیں ہے بلکہ اسلام تقلیدی منحصر ہے تقلید اعتقاد کرنے میں اون اصول دینیہ کے جنپر مدار اسلام ہے — سوم واجب ہونا نظر اور استدلال کا اونہیں اصول میں ہے جو عقلی ہیں مانند وجود صانع اور وحدت صانع وغیرہ کے مراد اصل میں اصول اسلامیہ میں سے —

چہارم اعتقاد کرنا اصول اسلامیہ کا بدلیل کتاب یا سنت قطعیہ بلکہ بدلیل اجماع قطعی بھی تقلیدی نہیں ہو سکتا ہے) اور شاید کہ یہی قول ہے ابن رشد میں اور ابن ابی اور قشیری اور امام ابو منصور ماتریدی اور ابو حامد غزالی اور ابن ہمام اور ایک گروہ متقدمین و متاخرین علما اور محدثین اور متکلمین کا — تجسم کسی نے علماے متقدمین اور متاخرین میں سے خاص اسلام تقلیدی کو برا نہیں تاکہ بیان اعتبار اوسکے قول کا ضرور ہوتا — اگرچہ ایک فریق اسلام تقلیدی کو بدون اسلام استدلالی کے مسلمان ہونے کے لیے کافی برا سمجھا ہو —

اگر مراد برا کہنے سے یہی ہے کہ اسلام تقلیدی آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے تو پہلے معلوم ہو چکا کہ یہ قول معتزلہ کا ہے دلائل سخیفہ پر مبنی ہے لایق اعتبار نہیں —

بخلاف اس فریق کے دوسرا فریق تارک استدلال کو گنہگار سمجھتا ہے لیکن نفس مسلمان ہونے کے لیے اسلام تقلیدی کو کافی جانتا ہے بہت علما اسی مذہب کو مختار اور صحیح کہتے ہیں —

اور تیسرا فریق اسلام تقلیدی کو کامل مسلمان ہونے کے لیے کافی سمجھتا ہے اور استدلال اور نظر کو بھی جایز جانتا ہے —

چوتھا فریق اسلام تقلیدی ہی مدار اسلام کہتا ہے اور نظر اور استدلال سے اصول اسلامیہ کا حاصل کرنا جایز نہیں سمجھتا ہے —

ششم نظر اور استدلال سے جسکا بیان ذکر ہے نظر اور استدلال منطقی اور فلسفی مراد نہیں بلکہ مراد نظر اور استدلال عام طور پر ہے ساتھ ملاحظہ مصنوعات کے اسطرح کہ موصل ہو طرف تصدیق وجود صانع اور اوسکی وحدت کے مثلاً ہر ایک مسلمان اگرچہ عامی اور بازاری ہو ان استدلال کرنے پر ساتھ حدوث حوادث کے وجود موجد اور اوسکی صفات پر بس ہر مسلمان استدلال ہی کے ذریعے سے اسلام رکھتا ہے اور مقلد اسلام میں شاید کوئی آیا ہو — نتیجہ اس استدلال کا تخلف نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک استدلال سے وجود صانع اور اوسکی وحدت ثابت ہو اور دوسرا استدلال اسکا خلاف بلکہ میرا خیال یہ ہے کہ جس استدلال سے نتیجہ مخالف اول نتیجے کے جو دلیل عمدہ تر سے حاصل ہو پیدا ہو اوس استدلال کو صحیح نہ سمجھنا چاہیے اور مقدمات دلیل میں غور کرنا چاہیے یہاں تک کہ اطلاع ہو غلطی پر

باجمال حقیقت اسلام کی جسکی تقلید میں بحث ہے کسیکے چھپانے سے چھپ نہیں سکتی ہے جسکے چھپانے کا الزام کسی عالم مقلد یا مجتہد کی طرف عاید ہو سکتا ہو حقیقت اسلام کی عالم اور جاہل سب پر جسکو قسام ازل نے بہرہ ور اسلام کیا ہے مانند آفتاب کے کھلی ہوئی ہے اور اگر حقیقت اسلام کی چھپی ہوتی اور نظر اور استدلال جس طرح پر اوسکے لئے شرط کیجاتی تو دایرہ اسلام تنگ ہو جاتا اور عام مسلمان کا اسلام صحیح قرار نہ پاتا اور اگر ہم فرض کریں کہ کسیکے نزدیک اسلام تقلیدی برا ہے تو اوسکو حقیقت اسلام کی بیان کرنا اور ظاہر کرنا کچھ سود مند نہیں اسلیے کہ اس سے کچھ نتیجہ حاصل ہونے کی توقع نہیں اگر مقصود یہ ہے کہ لوگ ہمارے تقلید کریں تو ارادہ ایک کام ہے کا ہے جسکی برائی تسلیم ہو چکی ہے —

بیان امر دوم کا یہ ہے کہ امام راغب اصفہانی نے مفردات میں لکھا ہے کہ آب یا خود ہے اول سے جسکے معنی ہیں رجوع طرف اصل کے اور اسی دلیل سے

ماخوذ ہے اول بمعنی اوس موضع کے جسکی طرف رجوع کیا جاتا ہو اور معنی تاویل
کے رد کرنا ہو ایک شی کا طرف اوسکی غایت کے جو مراد ہو اوس سے کہے
عبارت مفردات کی یہ ہے التاویل من الاول وہو الرجوع الی الاصل ومنہ الاول
للموضع الذی یرجع الیہ وذلک رد الشی الی الغایۃ المرادۃ منہ اور سید شریف
جرجانی نے اصطلاحات العلوم میں لکھا ہے تاویل اصل میں ترجیع یعنی پھیرنے
کو کہتے اور شرع میں شرعیات کے پھیرنے کو کہتے ہیں اوسکے ظاہری معنی سے
طرف معنی محتمل کے موافق ہو کتاب اور سنت کے جیسے آیت کریمہ یخرج الحی
من المیت میں نکالنا مومن کا کافر سے یا عالم کا جاہل سے مراد لینا تاویل
ہے عبارت اصطلاحات العلوم کی یہ ہے التاویل فی الاصل الترجیع وفی الشرع
صرف الآیۃ عن معناہ الظاہر الی معنی یحتملہ اذا کان المحتمل الذی یراہ موافقا
للکتاب والسنۃ مثل قولہ تعالی یخرج الحی من المیت ان اراد منہ اخراج
الطیر من البیضۃ کان تفسیرا وان اراد منہ اخراج المومن من الکافر والعالم من
الجاہل کان تاویلا اور جزری نے نہایہ میں لکھا ہے تاویل ماخوذ ہے آل الشی
الیہ کذا سے یعنی رجوع کیا اوسنے طرف فلان چیز کے اور مراد تاویل سے
نقل کرنا لفظ کا ہے اوسکی وضع اصلی سے طرف اوس معنی کے جو دلیل کے
محتاج ہو عبارت نہایہ کی یہ ہے التاویل من آل الشی الیہ کذا ای رجع الیہ
والمراد بنقل اللفظ عن وضعہ الاصلی الی ما یحتاج الی دلیل لیس ظاہر اللفظ کے
مخالف وہ معنی بیان کرنا جو کتاب وسنت کے موافق نہوں اور کوئی دلیل
اونپر قائم نہوں درحقیقت تاویل نہیں ہے بلکہ اوسکو تحریف یعنی بدل دینا اور
متغیر کردینا لفظ کا اصلی معنی سے موافق خواہش نفسانی کے کہنا چاہئے
اگرچہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ معانی الفاظ قرآن وحدیث میں بالکل
تاویل نہیں ہوسکتی ہے لیکن ہر جگہ تاویل ہوسکتا اور ہر تاویل کا صحیح ہونا بھی میں نہیں
کہہ سکتا ہوں اور اگرچہ میں ہر تاویل کرنے والے کو کافر نہیں کہہ سکتا ہوں
لیکن بعضے تاویل کرنے والے کو کفر سے بری بھی نہیں کہہ سکتا ہوں بعض
تاویل جائز ہے اور بعض تاویل فسق اور بعض تاویل کفر اگر ہر جگہ موقع تاویل کا
ہوتا اور ہر تاویل صحیح ہوسکتی ہر ملحد اور ہر فریق گمراہ اپنی تاویل سے اپنے
مذہب کو سچا کر سکتا اور کوئی مسلمان کسی مخالف کے مذہب کو رد نہ کر سکتا

تاویل نعیم جنت کے ساتھ حق اور مطابق واقع اور کامل پانے اوس
اور علوم اوس عالم کے بعد انقطاع تعلق کے علائق جسمانیہ سے اور تاویل
آلام نار کی ساتھ باطل اور غیر مطابق واقع اور ردی پانے ادراکات علوم
اوس عالم کے بعد تجرد کے علائق جسمانیہ سے کہ قول ملاحدہ ہے اور اسی
طرح تاویل جنت کی ساتھ نعیم دنیا کے اور تاویل نار کی ساتھ آلام دنیا
کہ قول خطابیہ ہے — اور اسی طرح تاویل جنت کی ساتھ ایک شخص کی
دوستی رکھنے کا حکم ہے کہ وہ مرد امام ہے اور تاویل نار کے ساتھ ایک شخص
جس سے بغض و عداوت رکھنے کا ہے کہ وہ مرد مخالف امام ہے — اور تاویل فرائض
یعنی نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ کے ساتھ اسماء رجال کے جنکی دوستی کا حکم ہے
اور تاویل محرمات کی ساتھ اسماء اون رجال کے جنسے عداوت رکھنے کا حکم ہے [illegible]
منصوص ہے اور اسیطرح تاویل جنت کی ساتھ راحت بدن کے تکالیف سے
اور تاویل نار کے ساتھ مشقت تکالیف کے جو مزاولت تکالیف سے ہوتی ہو
باطنیہ کا ہے — اسی طرح تاویل جن کی ساتھ آنحضرت صلعم کے [illegible]
اور تاویل برق کی ساتھ کوثر سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فوائد [illegible]
اور تاویل وضو کے ساتھ دوستی رکھنے کے امام سے اور تاویل تیمم
کی ساتھ اخذ کرنے کے ماذون سے وقت غیبت امام کے اور تاویل
تیمم کی ساتھ اخذ کرنے کے کی ساتھ ناطق کہ سات ہیں اور ہر ایک [illegible]
ہے اور ساتواں ناطق محمد مہدی ہیں اور تاویل احتلام کی ساتھ افشا [illegible]
عہد کے اسرار مذہبی میں سے رو برو غیر اہل کے بدون قصد کے — اور
تاویل غسل کی ساتھ تجدید عہد کے — اور تاویل کعبہ کی ساتھ نبی کے
جسکا دروازہ علی ہیں — اور تاویل رکوع کی ساتھ [illegible] نفس کے ساتھ
معرفت اوس ہیں کے جو [illegible] ہے — اور تاویل صفا کی بھی ساتھ نبی کے اور
تاویل مروہ کی ساتھ علی کے — اور تاویل میقات کی ساتھ [illegible]
اور تاویل تلبیہ کی ساتھ قبول کرنے دعوت کے — اور تاویل طواف
خانہ کعبہ کی ساتھ موالات اور دوستی رکھنے کے ائمہ سبعہ سے [illegible]
واسطے اتمام شریعت کے طرف سے نواطق کے ہر زمانے میں موجود
ہوتا ضرور ہے کہ قول باطنیہ کا ہے — اور تاویل اللہ تعالی کی ساتھ

ایک جسم نوری کے بصورت انسان کے جسکے سر پر تاج ہی نور کا اور
دل اوسکا منبع علم ہی کہ قول مغیرہ کا ہی — اور اسیطرح تاویل اللہ
تعالے کی ساتھ نور غیر جسمانی کے صورت انسان پر — علے
ہذا القیاس اور اس قسم کی تاویلات کا صحیح اور درست ہونا لازم آیا
اور ان تاویلات کے کرنے والے سب سچے اور پکے مسلمان
شمار کیے جاتے — پس کوئی مذہب اور دین باطل قرار نہ
پاسکتا اور حق متعین ہو سکتا لہذا تاویل کے لیے کچھ اصول
کا مقرر ہونا ضرور ہی جس سے موقع اور غیر موقع تاویل کا اور صحیح
اور غیر صحیح ہونا اوسکا معلوم ہو سکے سو باستقرا یہ نو اصول
معلوم ہوتے ہیں — اول نفس میں وقوع معنی ظاہری کا ایسا
مستحیل ہونا کہ کوئی عاقل اوسکے انکار سے انکار نہ کر سکتا ہو
دوم ظاہری معنی کا ایسا مخالف واقع ہونا کہ کوئی اوسکے خلاف واقع
ہونے انکار نکر سکتا ہو سوم ظاہری معنی کا مخالف ہونا کسی دوسرے نص کے
جو کہ واجب تاویل نہیں ہی چہارم تاویل ہونا اون ظاہری معنی میں
جو متواتر ثابت ہیں — پنجم تاویل نہونا اون ظاہری معنی میں
جو بالضرورت دین میں ثابت ہیں مراد انکار کے اون معنی سے
ششم تاویل نہونا اون ظاہری معنی میں جنکی بابت سلف نے اجماع
علی التاویل نہ کیا ہی — ہفتم موافق ہونا تاویل کا ساتھ وضع لغت
یا عرف استعمال یا عادت صاحب شرع کے — ہشتم قائم ہونا
دلیل کا اسپر کہ مراد اس لفظ سے یہی معنی ہیں جو تاویل سے مراد لیتے
ہیں جب کہ لفظ ان معنی تاویلی میں کثیر الاستعمال نہو — نہم
نہیں ہونا قیاس کا [illegible] جب کہ تاویل ہو ساتھ قیاس کے
نسفی نے عقائد میں لکھا ہی — والعدول عن ظواہر النصوص الی
معان یدعیها اهل الباطن من غیر ضرورة الحاد ورد النصوص الحاد
یعنی عدول کرنا ظاہری معنی نصوص سے طرف اون معانی کے جنکا
دعوی کرتے ہیں اہل باطن بدون ضرورت کے الحاد ہے اور رد
کرنا ہی نصوص کا — اور شرح عقائد نسفی میں مرقوم ہی والنصوص من

الکتاب والسنة تحمل علی ظواهرها ما لم یصرف عنها دلیل قطعی کما فی الآیات
التی یشعر ظواهرها بالجهة والجسمیة ونحو ذلک لا یقال هذه لیست من النصوص
بل من المتشابه لانا نقول المراد بالنصوص ههنا لیس ما یقابل الظاهر والمفسر والمحکم
بل ما یعم اقسام النظم علی ما هو المتعارف والعدول عنها ای عن الظواهر
الی معان یدعیها اهل الباطن وهم الملاحدة وسموا الباطنیة لادعاءهم
ان النصوص لیست علی ظواهرها بل لها معان باطنیة لا یعرفها الا المعلم
وقصدهم بذلک نفی الشریعة بالکلیة الحاد ای میل وعدول عن الاسلام
واتصال والتصاق بکفر لکونه تکذیبا للنبی علیه السلام فیما علم مجیئه به بالضرورة
یعنی نصوص کتاب وسنت محمول کی جاتی ظاہری معنی پر جب تک نہ پھیرے
ظاہری معنی سے کوئی دلیل قطعی جیسے اون آیتوں میں جنکے ظاہری معنی
میں شعر ساتھ جہت اور جسمیت اور اونکے مانند کے نہیں کہا جاسکتا کہ یہ
آیتیں نصوص نہیں ہیں بلکہ متشابہات سے ہیں ہم کہتے ہیں مراد ساتھ نصوص
کے اس جگہ نہیں ہی وہ جو مقابل ہے ظاہر اور مفسر اور محکم کا بلکہ مراد نصوص
سے یہاں وہ ہی جو عام اور شامل ہی سب اقسام نظم کو بر طریق متعارف کے
اور عدول ظاہری معنی سے اون معانی کی طرف جنکا دعوی کرتے ہیں
اہل باطن اور وہ ملاحدہ میں نام رکھے گئے باطنیہ بسبب دعوی کرنے کے
اسکا کہ نصوص نہیں ہیں ظاہری معنی پر بلکہ اون کے لیے معانی باطنی ہیں
نہیں جانتا ہی اونکو مگر معلم یعنی خدا یا نبی یا امام اور قصد اونکا ساتھ اسکے نفی کرنا شریعت
کا ہی بالکلیہ الحاد ہی یعنی میل اور عدول ہی اسلام سے اور متصل ہو جانا
اور ملجانا ہی ساتھ کفر کے بسبب ہونے اس عدول کے تکذیب واسطے نبی کے
اوس میں جسکے ساتھ آنا معلوم ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بالضرورت —
خیالی حاشیہ شرح عقائد میں مرقوم ہی تاویل الفلاسفة دلائل حدوث
العالم ونحوه لا یدفع کفرهم — یعنی تاویل فلاسفہ کی دلائل حدوث عالم
کو اور اوسکے مانند اور دلائل کو نہیں دفع کرتی ہی اونکے کافر ہونے کو
عبد الحکیم نے حاشیہ خیالی میں شرح میں اس قول کے لکھا ہی ای اذا کان
عدم الکفر منشاؤها بان یکون [illegible] غیر ضروریات الدین فتاویل الفلاسفة
لدلائل حدوث العالم ونحوه مثل الجنة والنار [illegible] لا یدفع کفرهم

وان ذلک من ضروریات الدین التاویل فی ضروریات الدین الکفر — یعنی جب
کہ ہوا نہ کا فر ہونا شرط کیا گیا ساتھ ہونے تاویل کے غیر ضروریات دین میں پس
تاویل فلاسفہ کی واسطے دلائل حدوث عالم کے اور رد واسطے دلائل مانند حدوث
عالم کے جیسے بعث اور دوزخ اور تنعیم اور تعذیب نہ دفع کرے گی فلاسفہ کے
کافر ہونے کو اسلئے کہ یہ امور ضروریات دین میں سے ہیں اور تاویل ضروریات
دین میں نہیں نفع کرتی ہے کفر کو رومی نے حاشیہ خیالی میں شرح میں دلائل
حدوث عالم کے لکھا ہے — ای الآیات الدالۃ علی حدوثہ من القرآن والحدیث
یعنی مراد دلائل حدوث عالم سے آیات الہی حدوث عالم پر قرآن اور حدیث
سے — اور بھی رومی نے حاشیہ خیالی میں لکھا ہے ونحوہ من حشر الاجساد
فی العرصات وعلم الباری بالجزئیات وقدرتہ وکونہ خالق الارضین والسموات —
یعنے مانند حدوث عالم کے ہے حشر عرصات قیامت میں اور علم باری کا ساتھ جزئیات
کے اور قدرت اسکی ہے اور ہونا اسکا ہی خالق زمین و سموات کا یعنی انکار ان
امور کا بھی بتاویل ان احادیث اور آیات کے جو اسپر دلالت کرتے ہیں کفر ہے
اور بھی حاشیہ رومی میں لکھا ہے لا یدفع کفر ہم لانہا من ضروریات الدین
وانکار ہا کفر سواء کان مع الانکار تاویلا اولا یعنی نہیں دفع کرتا ہے کفر فلاسفہ
کو تاویل کرنا انکا ان آیات اور احادیث کو جو دلالت ان امور پر کرتی ہیں
اسلئے کہ یہ امور ضروریات دین میں سے ہیں اور انکار ضروریات دین کا کفر ہے برابر ہے
کہ ساتھ تاویل کے ہو یا بدون تاویل کے — قاضی عضد نے شرح مختصر
ابن حاجب کے میں لکھا ہے — والتاویل مشتق من الاول اذا رجع
القول الیہ الامر واسکے کذا ای رجع الیہ مآل الامر وجعلہ فی الاصطلاح
حمل الظاہر علی المحتمل المرجوح وہذا یتناول الصحیح والفاسد فان اردت تعریف
التاویل الصحیح زدت فی الحد بدلیل یصیرہ راجحا لانہ بلا دلیل او مع
دلیل مرجوح او مساو فاسد — یعنی تاویل مشتق ہے اول یؤل یعنی رجع
الیہ سے اور مآل کام کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں عبارت ہے حمل ظاہر سے
محتمل مرجوح پر اور یہ معنی تاویل کے شامل ہیں تاویل صحیح اور تاویل فاسد
کو پھر اگر چاہے تو تعریف کرنا تاویل کی صحیح کی تو زیادہ کر تعریف میں
دلیل یصیرہ راجحا کو یعنی اس طرح تعریف کر کہ تاویل حمل کرنا ظاہر کا ہے
محتمل مرجوح پر ساتھ دلیل کے کہ کر دے اوس محتمل کو راجح اس لئے کہ
تاویل بدون دلیل کے یا ساتھ دلیل مرجوح یا مساوی کے فاسد ہے —
تاج الدین سبکی نے جمع الجوامع میں لکھا ہے — التاویل حمل الظاہر علی المحتمل
المرجوح فان حمل الدلیل فصحیح اولما یظن دلیلا ففاسد او لا لشیئ فلعب لا تاویل
یعنی تاویل حمل کرنا ظاہر کا ہے محتمل مرجوح پر پس اگر حمل ہو مرجوح پر بسبب دلیل
کے کہ مقتضی ہو حمل کو پس وہ تاویل صحیح ہے اور اگر حمل ہو مرجوح پر بسبب
دلیل کے کہ مقتضی ہو حمل کو پس وہ تاویل صحیح ہے اور ایسے جسکا گمان ہے
دلیل ہونے کا اور درحقیقت وہ دلیل نہیں تو وہ تاویل فاسد ہے
اور اگر حمل ہو مرجوح پر بدون واقعی دلیل یا خیالی دلیل کے تو وہ کھیل
تاویل نہیں ہے —
شوکانی نے ارشاد الفحول میں بیان شروط تاویل میں لکھا ہے —
الاول ان یکون موافقا لوضع اللغۃ او عرف الاستعمال او عادۃ صاحب
الشرع وکل تاویل خرج عن ہذا فلیس بصحیح الثانی ان یقوم الدلیل علے
علے ان المراد بذلک اللفظ ہو المعنے الذی حمل اللفظ علیہ اذا کان
لا یستعمل کثیرا فیہ الثالث اذا کان التاویل بالقیاس فلا بد ان
یکون جلیا لا خفیا — یعنی پہلی شرط تاویل کے موافق ہونا اسکا ہے
ساتھ وضع لغت یا عرف استعمال یا عادت صاحب شرع
کے اور جو تاویل اس سے باہر ہو صحیح نہیں ہے دوسری شرط تاویل
کی قائم ہونا دلیل کا ہے اسپر کہ مراد ساتھ اس لفظ کے وہی معنے
ہیں جسپر لفظ حمل کیا گیا ہے جب کہ نہو استعمال اس لفظ کا بہت اس
معنی میں تیسری شرط تاویل کی ساتھ قیاس کے جلی ہونا قیاس
کا ہے نہ خفی ہونا امام ابو حامد غزالی نے فیصل التفرقۃ بین الاسلام
والزندقۃ میں لکھا ہے — اتفقوا ایضا علی ان جواز ذلک موقوف
علے قیام البرہان علے استحالۃ الظاہر یعنے متفق ہوئے ہیں
علما بھی اسپر کہ جائز ہونا تاویل کا موقوف ہے تاویل ہونے
برہان پر اوپر استحالہ ظاہر کے — اور بھی فیصل التفرقۃ میں لکھا
ان المخالف قد یخالف نصا متواترا ویزعم انہ مأول ولکن تاویلہ
لا انقداح لہ اصلا فی اللسان لا علے قرب ولا علے بعد فذلک
کفر وصاحبہ مکذب وان کان یزعم انہ مأول ذمثالہ ما رأیتہ فی

کلام بعض الباطنیۃ ان اللہ تعالے واحد بمعنی انہ یعطی الوحدۃ ویخلقها وعالم
بمعنی انہ یعطی العلم ویخلق لغیرہ وموجود بمعنی انہ یوجد غیرہ واما ان یکون
فی نفسہ احدا وموجودا وعالما علی معنی الاتصاف بہ فلا وہذا کفر صریح
لان حمل الواحد علی ایجاد الوحدۃ لیس من التاویل ولم تحتملہ لغۃ العرب
اصلا ولو کان خالق الوحدۃ یسمی احدا لخلقہ الوحدۃ یسمی ثالثا ورابعا
لانہ خالق الاعداد ایضا فامثال ہذہ المقالات تکذیبات عبر عنہا
بالتاویلات۔ یعنی مخالف کبھی مخالف ہوتا ہے نص متواتر کے اور
کہتا ہی کہ میں ماؤل ہوں لیکن تاویل اوسکی نہیں لگاؤ ہے اوسکو
ہرگز ہیچ زبان سے اور قرب سے اور نہ اوپر بعد کے پس تاویل
کفر ہی اور صاحب اس تاویل کا مکذب ہی اگرچہ کہتا ہی اپنے آپ
کو ماؤل اور مثال اوسکی وہ ہی جو دیکھتا ہوں میں کلام میں
بعض باطنیہ کے کہ اللہ تعالے واحد ہی بمعنی اسکے کہ عطا
کرتا ہی وحدت کو اور عالم ہی بمعنی اسکے کہ دیتا ہی علم کو اور
پیدا کرتا ہی علم کو واسطے غیر کے اور موجود ہی بمعنے اسکے
کہ ایجاد کرتا ہی غیر کو اور لیکن یہ کہ ہووی نفسہ واحد اور موجود
اور عالم بمعنی متصف ہونے کے ساتھ وحدت اور وجود
اور علم کے پس نہیں اور یہ کفر صریح ہی اسلئے کہ حمل واحد
کا ایجاد وحدت پر نہیں ہی تاویل اسلئے کہ نہیں محتمل ہے
اوسکو لغت عرب ہرگز اور اگر خالق وحدت کا نام رکھا جاتا واحد
بسبب پیدا کرنے وحدت کے نام رکھا جاتا ثالث اور رابع
اس لیے کہ وہ پیدا کرنے والا اعداد کا بھی ہی پس امثال
ان مقالات کے تکذیبات ہیں کہ تعبیر کیا گیا ہی اون سے
ساتھ تاویلات کے اور بیچ فیصل التفرقہ میں لکھا ہے
فاما ما یتعلق من ہذا الجنس باصول العقائد المہمۃ فیجب تکفیر من
یغیر الظاہر بغیر برہان قاطع کالذی ینکر حشر الاجسام وینکر
العقوبات الحسیۃ فی الآخرۃ بظنون واوہام واستبعادات من
غیر برہان علی استحالۃ رد الارواح الی الاجسام وذکر ذلک عظیم
الضرر فی الدین فیجب تکفیر کل من تعلق بہ وہو مذہب اکثر الفلاسفۃ

ولذا یجب تکفیر من قال منہم ان اللہ تعالے لا یعلم الا نفسہ ولا یعلم
الکلیات فاما الامور الجزئیۃ المتعلقۃ بالاشخاص فلا یعلمہا الا کلیا
فلا یعلمہا لان ذلک تکذیب الرسول صلعم قطعا لیس من قبیل
الدرجات التی ذکرناہا فی التاویل اذ ادلۃ القرآن والاخبار
علی تفہیم حشر الاجساد وتعلق علم اللہ تعالے بتفصیل ما یجری
علی الاشخاص تجاوزت حدا لا یقبل التاویل یعنے جو متعلق
ہی اس جنس تاویل سے ساتھ اصول مہمہ کے پس واجب
ہی تکفیر اوسکی جو متغیر کرے ظاہر کو بغیر برہان قاطع کے مانند
اوسکے جو انکار کرتا ہی حشر اجسام کا اور انکار کرتا ہی عقوبات
حسیہ کا آخرت میں ساتھ ظنون اور اوہام اور استبعادات
کے غیر برہان قاطع سے پس واجب ہی تکفیر اوسکی قطعا
اسواسطے کہ نہیں ہی برہان اوپر استحالہ پھیر لانے روحوں
کے طرف جسموں کے اور ذکر اوسکا عظیم الضرر ہی دین میں
پس واجب ہی تکفیر ہر اوس شخص کی جو قایل ہوا اسکا اور یہ مذہب
اکثر فلاسفہ کا ہی اور اسی طرح واجب ہی تکفیر اوسکی جس نے
کہا فلاسفہ میں سے اور تحقیق اللہ تعالے نہیں جانتا ہی مگر اپنی
ذات کو اور نہیں جانتا ہی مگر کلیات کو پس امور جزئیہ جنکا تعلق
ہی ساتھ اشخاص کے نہیں جانتا ہی اونکو اس لیے کہ تحقیق
یہ تکذیب ہی رسول صلعم کی قطعا نہیں ہی قبیل اون درجات
سے جو ذکر کیے ہمنے تاویل میں اسلئے کہ دلیلین قرآن
اور احادیث کی سمجھانے حشر اجسام پر اور تعلق علم اللہ تعالے کے اوپر
تفصیل ہر چیز کے کہ جاری ہی اشخاص پر متجاوز ہوئے ہیں اوس
حد سے کہ قبول کرتی ہو تاویل کو اور بھی فیصل التفرقہ
میں لکھا ہی ومہما وجد التکذیب وجب التکفیر وان کان فی
الفروع فان قال قایل مثلا البیت الذی بمکۃ لیست ہی الکعبۃ
التی امر اللہ تعالی بحجہا فہذا الکفر اذ ثبت تواترا من رسول اللہ صلعم
خلافہ فلو انکر شہادۃ رسول اللہ لذلک البیت بانہ الکعبۃ لم ینفعہ
انکارہ بل یعلم قطعا انہ معاند فی انکارہ الا ان یکون قریب

بالاسلام لم یتواتر عنده ذلک وکذلک من نسب عائشة الی الفاحشة وقد نزل القرآن ببراءتها فهو کافر لان هذا وامثاله لا یمکن الا بتکذیب او بانکار المتواتر والمتواتر ینکر المنکر بلسانه ولا یمکنه ان یجهله بقلبه — یعنی سبب یہی ہے جائیگی تکذیب واجب ہوگی تکفیر اگرچہ ہو فروع میں پس اگر کہے کوئی قائل مثلاً کہ وہ بیت جو کہ مکہ میں ہے نہیں ہے وہ کعبہ جسکے حج کا حکم کیا ہے اللہ تعالے نے تو بیشک کفر ہوا اسلئے کہ ثابت ہوا ہے تواتر رسول اللہ صلعم سے اسکا خلاف پھر اگر انکار کرے یہ قائل گواہی تواتر سے رسول اللہ صلعم کا اس بیت کے لیے کہ کعبہ ہے نہ نفع دیگا اوسکو انکار اسکا بلکہ بلکہ جانینگے ہم قطعاً کہ وہ معاند ہی ہے اپنے انکار میں مگر یہ کہ ہو نومسلم نہ متواتر ہوا ہو نزدیک اوسکے یہ اور اسی طرح جسنے نسبت کیا ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو طرف فاحشہ کے اور حال یہ ہے کہ نازل ہوا ہے قرآن ساتھہ برات حضرت عائشہ رض کے پس کافر ہے اسلئے کہ یہ اور اسکے امثال نہیں ممکن ہیں مگر ساتھہ تکذیب کے یا ساتھہ انکار متواتر کے اور متواتر کا انکار کرتا ہے منکر ساتھہ زبان کے اور حال یہ ہے کہ نہیں ممکن ہے کہ جانتا ہووے اوسکو ساتھہ دل کے — اور یہی فیصل التفرقہ میں لکہا ہے

ومعرفة ما یقبل التاویل وما لا یقبل لیس بالهین بل لا یستقل بها الا الحاذق الماهر فی علم اللغة العارف باصل اللغة ثم بعادة العرب فی الاستعمال فی استعاراتها وتجوزاتها ومنهاجها فی ضرب الامثال — یعنی پہچان اوسکی جو قابل تاویل ہے اور جو قابل تاویل نہیں آسان نہیں ہے بلکہ نہیں مستقل ہو سکتا ہے ساتہہ اس پہچان کے کوئی سوا عالم کامل ماہر علم لغت عارف اصل لغت کے جو پہچانتا ہو عرب کی عادت کو استعارہ اور تجوزین شناسا ہو اونکی راہ کا ضرب الامثال میں اور روایات ماہو سے ظاہر ہوا کہ جو اصول تاویل کے بیان کیے وہ سب صحیح اور درست ہیں اور موافق تصریح اور اشارہ علماء سالفین کے اور تاویل اون آیات اور احادیث کی جنکے ظاہری معنی اصول معہودہ دین میں معدود ہیں یا ضروریات دین میں سے ہیں یا حسب شریعت سے متواتر ہیں یا اون ظاہری معنی کے بدلنے میں تکذیب اور انکار آیات محکمات قرآن کا کفر ہے —

اب میں نسبت اصل اول اور دوم کے کچہہ کلام کیا چاہتا ہوں کہ وہ دونون اصل فی نفسہا اگرچہ بہت صحیح اور درست ہیں لیکن غلطی واقع ہونا اون میں کچہہ بعید نہیں اور مصروف ہونا الفاظ کا ظواہر سے اون اصول کی وجہ سے قابل یقین نہیں بسبب مشتبہ ہونے قضایای وہمیہ کے ساتھہ قضایای عقلیہ کے اور قضایای مشہورہ کے ساتھہ ضروریات کے اور کبھی غلط کرنے حس کے محسوسات میں اور مختلف ہونے تجربیات اور تواتر کے کہ ایک چیز ایک شخص کے نزدیک مجرب ہوتی ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں اور اسیطرح ایک چیز ایک شخص کے نزدیک متواتر ہوتی ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ۔

لہذا معتزلی ظواہر الفاظ آیات اور احادیث ثبوت رویت جناب باری کو محال تصور کرکے اور ظواہر الفاظ احادیث کو مخالف واقع جانکر مضطر ہوئے ہیں ان آیات اور احادیث میں طرف تاویل کے اور اسیطرح فلسفی علم بالجزئیات کو جناب باری میں اور حدوث عالم کو محال سمجھکر مضطر ہوا ہے آیات اور احادیث ثبوت علم بالجزئیات اور حدوث عالم میں طرف تاویل کے اور اسیطرح منکر حشر اجساد حقیقت حشر اجساد کو محال خیال کرکے مضطر ہوا ہے آیات اور احادیث ثبوت حشر اجساد میں طرف تاویل کے پس یہ دونون اصل عموماً لائق وثوق کے نہیں ہو سکتے تاکہ بنا بر اونکے نصوص شرعیہ کی تاویل میں جرات کیجاسکے لہذا اصل اول میں عقلاً محال ہونا ظواہر کا اور خلاف واقع ہونا ظواہر کا مقید ہونا چاہئے ساتہہ اتفاق اور تسلیم جمیع عقلا کے تفسیر نیشاپوری میں مرقوم ہے

ہہنا عقدة اخری وہی ان الدلیل العقلی یختلف فیه ایضاً بحسب ما رتبه کل فرقة وتخیلها [illegible] مادة وصورة فکل فرقة تدعی بمقتضی فکرہ ان الدلیل العقلی قد قام علی الموافق مذهبه وتأکد به الظاهر الذی یتعلق به فلا خلاص من البین الا بتائید سماوی ونور الٰہی — یعنی اس جگہہ مشکل دوسری ہے اور وہ یہ ہے کہ دلیل عقلی میں بہی اختلاف ہوتا ہے باعتبار ترتیب ہر فریق کے اور خیال کرنے ہر فریق کے اپنی دلیل کو اپنے گمان میں صادق از روی مادہ اور صورت کے پس ہر فرقہ دعوی کرتا ہے بمقتضای اپنی فکر کے کہ دلیل عقلی قائم ہوئی ہے موافق مذہب اوسکے کے اور قوی ہوگیا ہے وہ ظاہر جسسے متعلق مذہب اسکا ہے پس نہیں خلاصی ہے درمیان سے مگر ساتہہ تائید سماوی اور نور الٰہی کے ۔

ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکردی الکورانی نے قصد السبیل الی توحید الحق الوکیل میں لکہا ہے

ومن ہہنا یظہر انه لیس کل ما یحکم العقل باستحالته بمجرد نظرہ الفکری یکون محالا فی نفس الامر بل قد یکون ممکنا بل واقعاً انما حکم العقل فیه لکونه وراء طورہ وفوق حدہ فالعاقل البعید فی حکمه کذب بما لم یحط بعلمه بل ینظر الکائن الذی جاء به معصوم فیؤمن بالذی جاء به علی مراده وان کان مما یحیله العقل بمجرد نظرہ الفکری لان ہذہ الاحالة انما یکون لکونه خارجا عن طورہ من طریق الفکر لا لکونه محالا فی نفس الامر — اور اس جگہہ سے ظاہر ہے کہ نہیں ہے یہ کہ ہر وہ چیز کہ حکم کرتی ہے عقل اوسکے محال ہونیکا ساتہہ صرف نظر فکری کے ہو محال نفس الامر میں بلکہ کبھی ہوتی ہے ممکن بلکہ واقع اور نہیں خطا کی ہے عقل نے اوسمیں مگر بسبب اوسکے ہونے کے دراہ عقل

اور فوق حد عقل کے پس عاقل بلحاظ صحت کار کہنے والا اپنے حکم مین
نہین تکذیب کرتا ہی ساتھہ اوس چیز کے جسکو علم اوسکا احاطہ نہین کر سکتا
بلکہ نظر کرتا ہی اگر ہوتی ہی وہ چیز کہ لایا ہی اوسکو معصوم پس ایمان لاتا ہی
ساتھہ اوسکے جسکو لایا ہے معصوم اوسکی مراد پر اگرچہ محال جانتی ہو
اوسکو عقل مجرد نظر فکری کے اسلیے کہ یہ محال جاننا نہین ہی مگر بسبب نکلنے
اوسکے کے خارج طور عقل سے ابریق فکر کے نہ بسبب اوسکے محال ہونیکے نفس الامر
مین — اور ابن القیم نے حادی الارواح مین لکہا ہی — الامر الاول
ان یعلم ان الرسل صلوات اللہ وسلامہ علیہم لم یخبروا بما تحیلہ العقول وتقطع
باستحالتہ بل اخبارہم قسمان احدہما ما تشہد بہ العقول والفطر والثانی ما لا تدرکہ
العقول بمجردہا کالغیوب التی اخبروا بہا من تفاصیل البرزخ والیوم الاخر و
تفاصیل العقاب والثواب ولا یکون خبرہم محالا فی العقول اصلا وکل خبر یظن
ان العقل یحیلہ فلا یخلو اما ان یکون الخبر کذبا علیہم او یکون
ذلک العقل فاسدا وہو شبہۃ خیالیۃ یظن صاحبہا انہا معقول صریح —
یعنی پہلا امر اون امور مین سے جو مذکور مین جو اثبات منکرین
عذاب قبر سے پہلے معلوم کرنا اسکا ہے کہ رسولون نے نہین خبر دی ہے
ساتھہ اوس چیز کے جسکو محال جانتے مین عقلین اور
یقین کرتی مین اوسکے محال ہونے پر بلکہ خبرین رسولون
رسولون کی دو قسم مین ایک قسم اون مین کی وہ خبرین
مین جنکی شہادت دیتی ہین عقلین اور فطرتین اور دوسری
قسم اون مین کی وہ خبرین ہین کہ نہین ادراک کر سکتی ہین
اونکو عقلین تنہا جیسے غیب کی چیزین جنکی خبر دی رسولون نے
مانند تفصیلون برزخ اور آخرت کے دن کی اور تفصیلون عذاب
اور ثواب کے اور نہین ہوتی ہے خبر رسولون کی محال عقلون مین
ہرگز اور جس خبر مین گمان کیا جاتا ہی کہ عقل محال جانتی ہی اوسکو
پس نکلن خالی ہے وہ خبر ایک دو امرون مین سے یا یہ کہ ہو
خبر جھوٹ باندھی گئی رسولون پر یا ہو وہ عقل محال جاننے
والی فاسد اور وہ محال جاننا بسبب شبہہ خیالی کے ہے
کہ گمان کرتا ہے صاحب اوس شبہہ کا اوس شے کو معقول
صریح —
اور شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ نے فتوی حمویہ فی الرد
علی الجہمیہ مین لکہا ہے —
ان العقل الصریح یوافق ما جاءت بہ النصوص وان کان فی
النصوص من التفصیل ما یعجز العقل عن درک تفصیلہ وانما یعلمہ
مجملا — یعنے عقل صریح موافق ہے جسکے ساتہہ آئی ہین نصوص
اگرچہ نصوص مین بعض تفصیل ہے کہ عاجز ہے عقل اوسکی
دریافت کرنے سے اور سوا اسکے نہین کہ دریافت کیا ہے
اوسکو عقل نے مجملا اور بہی فتوی حمویہ مین لکہا ہے
ان الاساطین من ہولاء الفحول معترفون بان العقل لا سبیل لہ
الی الیقین فی عامۃ المطالب الالہیۃ واذا کان ہکذا فالوا
جب تلقی علم ذلک من النبوات —
یعنے معتبرین علما زبردست عالمون مین سے اقرار کرنیوالے ہین
اسکا کہ عقل کو راہ نہین ہے طرف یقین کے اکثر مطالب
الٰہیہ مین اور جب کہ ہوا امر ایسا پس واجب ہی لینا علم اسکا
نبوات سے —

باقی ہفتہ آیندہ

مطبع نظامی محمد عبد الرحمن خان واقع کانپور مین شیخ محمد یعقوب منصرم مطبع کے اہتمام سے چھپا